

”اس بات پر مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ کوئی کسی کی طرف سے نماز نہیں پڑھ سکتا۔“

(عمدة القاری للعینی : ۱۲۵/۹)

فائدہ :

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں ایک روایت ہے :

وأمر ابن عمر امرأة جعلت أمها على نفسها صلاة بقاء ، فقال : صلي عنها ”سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس عورت کو حکم دیا جس کی ماں نے قبا میں نماز پڑھنے کی نذر مانی تھی کہ وہ اپنی ماں کی طرف سے وہ نماز پڑھے۔“

(صحیح البخاری ، قبل الحديث : ۶۶۹۸)

اس اثر کی سند نہیں مل سکی۔ دین باسند صحیح روایات کا نام ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس کا تعلق نذر سے ہے، عام نماز سے نہیں۔

سوال نمبر ۴ :

نماز جنازہ میں ایک سے زائد دعائیں پڑھنا کیسا ہے؟

جواب :

نماز جنازہ میں ایک سے زائد دعائیں پڑھنا جائز اور مستحب ہے، جیسا کہ سیدنا یزید بن رکانہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی نماز جنازہ پر چار تکبیریں کہتے تو یہ دعا پڑھتے : اللّٰهُمَّ عبدک وابنِ أمتک ، احتاج إلى رحمتک ، وأنت غنی عن عذابہ ، فإن کان محسنا فرد فی إحسانہ ، وإن کان مسیئا فتجاوز عنه . اس کے بعد جو اللہ چاہتا آپ ﷺ (مزید) دعا مانگتے۔“

(المعجم الكبير للطبرانی : ۲۴۹/۲۲ ، الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم : ۳۲۴/۱ ، ح : ۴۴۴ ،

المستدرک علی الصحیحین للحاکم : ۳۵۹/۱ ، وسندہ صحیح)

امام حاکم رحمہ اللہ نے اس روایت کی سند کو ”صحیح“ قرار دیا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے، البتہ ثم یدعو بما شاء اللہ أن یدعو کے الفاظ مستدرک میں نہیں۔

